قرآن پاک سے شراب کے حرام ہونے کا ثبوت

از افادات: حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

قرآن پاک میں شراب کے حرام ہونے کا ثبوت

شیخ المشائخ حضرت اقدس

مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامع و مرتب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : قرآن پاک میں شراب کے حرام ہونے کا ثبوت
واعظ : شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جامع و مرتب : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ اشاعت : ۶/ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ
زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس : 11182 رابطہ: +92.21.34972080 اور +92.316.7771051
ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عرضِ جامع

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

احقر جامع عرض کرتا ہے کہ عرصہ دو سال پہلے حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری کی خدمت میں ایک افسر صاحب حاضر ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت والا سے سوال کیا تھا کہ بعض افسران مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ شراب کے متعلق جب قرآن کریم میں لفظ حرام نہیں آیا ہے تو پھر علماء اس کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضرت والا نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور قرآن کریم سے شراب کی حرمت کا بیّن ثبوت پیش فرمایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یہ تقریر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے، اس کو ضبط کرکے شایع کردینی چاہیے تاکہ ہمارے تمام وہ نادان مسلمان بھائی بھی آگاہ ہوجائیں جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

چناں چہ بحکم حضرت والا دامت برکاتہم یہ مسودہ تیار کیا گیا اور تیاری کے بعد افسر موصوف نے اس کی طباعت و اشاعت کا وعدہ کرکے اس مسودہ کو تقریباً دو سال تک اپنے پاس رکھا، لیکن موصوف اپنی کسی مجبوری کے سبب اس مضمون کو طبع نہیں کراسکے۔ ہر چند کہ بعض احباب مخلصین، اس مضمون کی طباعت کے لیے مجھے بار بار اسی اثناء میں متوجہ کرتے رہے، لیکن ان دنوں کچھ ذہنی انتشار کے سبب اس امر کی ہمت نہ ہوتی تھی، مگر جب حق تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کا وقت آجاتا ہے تو غیب سے اس کے اسباب اور دواعی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ کل ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو برنس روڈ کراچی سے میں اپنے ایک کرم فرما دوست کے ہمراہ گزر رہا تھا کہ ان کے جاننے والے دو حضرات آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ قرآن کریم میں شراب کو کہیں حرام نہیں فرمایا گیا ہے۔ اس گفتگو سے قلب پر ایک چوٹ سی لگ گئی اور اپنی سستی پر سخت ندامت

ہوئی۔ قلب میں اس شدید داعیہ اور اس چوٹ کو لیے ہوئے احقر نے حضرت والا پھولپوری سے عرض کیا کہ حضرت آج اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے، جس سے میرے قلب پر شدید اثر ہے اور سخت بے چینی کے ساتھ یہ داعیہ پیدا ہو رہا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو شراب کے متعلق آپ کا مسودہ طبع کرا کے سارے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ امید ہے کہ ان نادان مسلمانوں کو اس غلط فہمی سے متنبہ ہو کر شراب نوشی سے توبہ نصیب ہو جاوے یا کم از کم علم صحیح حاصل ہو جانے سے شراب حرام سمجھ کر اس کا ارتکاب کریں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ عقیدہ تو درست رہے گا اور عقیدہ کی درستی سے بالآخر عذاب میں کچھ دن مبتلا ہونے کے بعد مغفرت کی امید ہے اور اس تقریر کا منشاء شراب نوشی پر جری کرنا نہیں ہے، بلکہ ہمیں ان نادان مسلمانوں کو کفر سے بچانا مقصود ہے جو حرام کو حلال سمجھے ہوئے ہیں۔ عقائد کا متفقہ مسئلہ ہے کہ حرام جانتے ہوئے فعل حرام کا

ارتکاب تو گناہ کبیرہ اور حرام ہے، لیکن فعل حرام کو حلال سمجھ کر ارتکاب کرنا کفر ہے کیوں کہ یہ شخص قانونِ شاہی کا تحریف کرنے والا ہے۔ حضرت والا پھولپوری دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ رسالہ ہذا کی طباعت کا اب وقت معلوم ہوتا ہے۔ میاں جب چاہتے ہیں تو اسی طرح غیبی سامان پیدا فرمادیتے ہیں اور حضرت والا نے یہ بھی حکم فرمایا کہ اس واقعہ کو بھی جو رسالہ ہذا کی طباعت کا داعی اور سبب قریب ہوا ہے تحریر کردیا جاوے۔ حق تعالیٰ شانہ اس رسالہ کے نفع کو عام اور تام فرماویں، آمین۔

احقر جامع
محمد اختر عفا اللہ عنہ
مورخہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ، بروز جمعۃ المبارک

قرآن پاک سے شراب کے حرام ہونے کا ثبوت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْہِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُہُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِہِمَا ؕ[1]

ترجمہ: لوگ آپ سے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجیے کہ ان دونوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔

---

[1] البقرۃ:۲۱۹

ان آیتوں سے حق تعالیٰ شانہ نے بندوں کو مطلع فرمایا کہ شراب سے جتنا نقصان ہو جاتا ہے اتنا نفع نہیں ہوتا، کیوں کہ نفع تو عارضی ہے اور نقصان کی حد نہیں، جب عقل زائل ہوگئی تو انسانیت کا شرف ہاتھ سے جاتا رہا، عقل ہی کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے، پس شراب پینا گویا اپنی اس عزت اور شرافت کو اپنے ہاتھوں کھو بیٹھنا ہے۔ سب سے پہلے شراب کے متعلق یہی آیتیں نازل فرمائی گئیں۔ اب اگر کوئی سائنس دان یہ دعویٰ کرے کہ شراب میں نقصان سے زیادہ نفع ہے تو ہم اسے جاہل اور حقیقت سے بے خبر کہیں گے، کیوں کہ ظاہر ہے کہ مخلوق کا علم خالقِ حقیقی کے علم کا مد مقابل نہیں بن سکتا۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾[۲]

۲؎ بنی اسرآءیل: ۸۵

اے لوگو! تمہیں علم قلیل عطا کیا گیا ہے۔ اور اپنے علم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ [۳]

بھلا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے۔ دن رات کے مشاہدات شاہد ہیں کہ اہلِ سائنس آج جس تحقیق پر مطمئن ہیں چند دن کے بعد جب اپنی غلطی کا ان کو انکشاف ہو جاتا ہے تو اپنی سابقہ تحقیق کی خود ہی تردید شایع کرتے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس خالقِ حقیقی کا علم احتمال خطا سے پاک ہے ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا [۴]

اور تم اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ایک مومن کے لیے قرآن کا اتنا ہی فرمان کہ شراب میں

۳؎ الملک: ۱۴
۴؎ الاحزاب: ۶۲

اِثْمٌ كَبِيْرٌ یعنی بڑا گناہ ہے شراب سے احتیاط کے لیے کافی ہے، کیوں کہ ہر گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا منشاء حق تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور ہر نافرمانی سببِ ناراضی ہے، پس مومن اپنے اللہ کی ناراضی کو کب گوارا کر سکتا ہے؟ مومنین کاملین کی شان تو یہ ہے کہ:

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا [۵]

حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہمارے فضل کو اور ہماری خوشنودی کو ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ ہم کون سا ایسا عمل اختیار کریں کہ ہمارا پروردگارِ حقیقی ہم سے خوش ہو جائے۔

قرآنِ حکیم نے شراب کے قلیل منافع کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے نقصانات کثیرہ کو بیان فرمایا ہے اور یہ اسلام کی بہت بڑی صداقت کا بین ثبوت ہے کہ اسلام مشاہدات کا انکار نہیں کرتا، کیوں کہ مشاہدات کا انکار کرنا باطل ہے۔

۵؎ الفتح: ۲۹

ان آیات مذکورہ کے بعد شراب کے متعلق حسب ذیل آیتیں نازل فرمائی گئیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾[۲]

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں

۲؎ المائدۃ: ۹۰-۹۱

عداوت اور بغض ڈال دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ گے۔

آیاتِ مذکورہ بالا سے شراب کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱) اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ حق تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو اطلاع فرما رہے ہیں کہ تم کافروں کی ریت مت کرو، یہ شراب اور جوا اور بت اور قرعہ کے تیر گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں۔

شراب کو جوا اور بت اور قرعہ کے تیر کے ساتھ ذکر فرما کر یہ بتا دیا کہ شراب ایسی بری چیز ہے کہ جوا اور بت و قرعہ کے تیر جیسی بری باتوں میں صفِ اوّل کی چیز ہے، شراب کو مقدم فرما کر اس کی زیادہ گندگی پر اشارہ فرما دیا۔

مسلمانو! غور کرو کہ شراب کو حق تعالیٰ نے بت پرستی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، تاکہ اور نفرت پیدا ہو کہ یہ فعل کفر سے

قریب ہے، کیوں کہ شراب نماز سے جو کہ اعظم شعار اسلام اور علامات ایمان سے ہے روک دیتی ہے جب اس طور پر ایمان سے بُعد ہوا تو کفر سے قرب ہوا۔

۲) رِجْسٌ: شراب کو حق تعالیٰ شانہ نے رجس فرمایا ہے یعنی شراب گندی چیز ہے۔ سبحان اللہ کیا نفسیاتی علاج فرمایا ہے۔ طبعی نفرت کے بعد اب آگے شراب کی اور مضرتوں کو بغور سننے اور ماننے کی استعداد پیدا فرمادی قرآن کی حکمت وبلاغت کا ہم احاطہ نہیں کرسکتے۔

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

۳) مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ شراب شیطانی عمل ہے۔ مسلمانو! غور کرو کہ ہم مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ہمارا ایمان ہے اور خدا تعالیٰ

جس چیز کو شیطانی عمل فرمارہے ہیں اس کو ہم جائز کرنے کی تدبیریں کررہے ہیں۔ دعویٰ اطاعت کا اور عمل بغاوت کا۔ حق تعالیٰ شانہ نے شراب کو شیطانی عمل فرماکر یہ بتادیا کہ جس طرح شیطان خدا کی نافرمانی اور سرکشی سے مردود ہوا ہے شراب کے اندر بھی یہی خاصیت ہے یعنی شراب نوشی سے تمہارے اندر طغیانی اور بغاوت و نافرمانی کا مادّہ پیدا ہوگا اور انجام کار مسلسل نافرمانیوں کی نحوست سے شیطان کی طرح مردود ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

۴) فَاجْتَنِبُوْهُ سواس سے الگ رہو مسلمانو! حق تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ شراب سے الگ رہو اور امر کا صیغہ استعمال فرمایا ہے جس سے شراب نوشی سے سخت پرہیز کا حکم ثابت ہورہا ہے۔ اب ہر مسلمان غور کرسکتا ہے کہ شراب سے الگ رہنے کا صاف حکم جو ہورہا ہے اس سے کیا کوئی اور مفہوم ہوسکتا ہے جیسا کہ بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ شراب نوشی کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو، آیاتِ قرآنیہ میں آخر

کہاں سے اس کا ثبوت موجود ہے کیا وحیِ الٰہی کے مقابلہ میں اپنی رائے کو استعمال کرنے کا حق کسی کو حاصل ہے؟

۵) لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ تاکہ تم کو فلاح ہو۔ مسلمانو! حق تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تمہاری فلاح اسی میں ہے کہ تم شراب سے الگ رہو اس کے قریب بھی نہ جاؤ اور ہم آج اپنی کامیابی اور ترقی کا راز شراب نوشی میں منحصر سمجھے ہوئے ہیں۔

مسلمانو! یقین کرلو کہ جب تک اسلامی معاشرہ نہ اختیار کیا جاوے گا ہمیں کبھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے حکمران مملکت اسلامیہ پاکستان کو توفیق عطا فرمائیں کہ پورے ملک میں شراب خانوں کا بالکلیہ قلع قمع کردیں۔

٦) اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ شیطان شراب کے ذریعہ تمہارے آپس میں عداوت اور بغض پیدا کرتا ہے اور تمام عقلاء زمانہ کو اس امر پر اتفاق ہے کہ کسی قوم کو بدون آپس میں اتحاد کے سربلندی اور کامرانی میسر نہیں ہو سکتی ہے۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گریبانِ فکر میں سر ڈال کر اپنے خوابیدہ ضمیر کو ذرا بیدار کر کے غور کریں کہ ہم کس منہ سے قوم کی بہی خواہی کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ قرآن شراب نوشی کو سببِ نااتفاقی قرار دیتا ہے۔ ہم اپنی زبانوں سے تورات دن اتحاد اتحاد کا شور برپا کیے ہوئے ہیں اور اتحاد میں خلل انداز ہونے والی مصیبت یعنی شراب نوشی اور شراب خانوں کے انسداد کا کوئی حل سوچنے کے بجائے اس کو جائز کرنے کی تدبیروں میں مشغول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اوپر حق واضح فرما اور باطل سے اجتناب کی توفیق نصیب فرما، آمین۔

۷) وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ شیطان شراب کے ذریعے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے باز رکھنا چاہتا ہے۔

مسلمانو! غور کرو کہ قرآن کیا پیغام دے رہا ہے کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اپنے پروردگارِ حقیقی کی یاد سے غافل کر دیے جاؤ اور تم نماز سے روک دیے جاؤ کوئی مسلمان اس کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔ پھر شراب نوشی کو ہم کیوں گلے لگا رہے ہیں اور شراب

خانوں کی ترویج پر پابندی کیوں عاید نہیں کررہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم کو اپنے اللہ کی یاد سے اور نماز سے وہ لگاؤ نہیں ہے جیسا کہ ہونا چاہیے ورنہ یہ ممکن نہیں کہ جو شے ہم کو خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے ہم ترک نہ کریں۔

۸) فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ سو اب بھی باز آؤ گے۔ قرآن کا یہ عنوان شراب سے کس درجہ متنفر کررہا ہے۔ یہ عنوان ایک مشفق استاد اور ایک مشفق باپ اس وقت اپنے شاگرد اور اولاد کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔ جبکہ وہ استاد اور باپ اپنی پوری دلسوزی کے ساتھ کسی بری عادت کے نقصانات پر تنبیہ کرچکتا ہے پھر اس کے بعد کہتا ہے اتنی مضرتوں کے علم ہوجانے کے بعد اب تو باز رہو گے اب تو سمجھ میں آگیا ہوگا۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے اپنے بندوں کو جب شراب کے متعلق اتنے نقصانات سے آگاہ فرمادیا کہ ۱) شراب اس قدر گندی چیز ہے کہ اس کا تذکرہ جوا اور بت اور قرعہ کے تیر کے ساتھ صف اوّل کا درجہ رکھتا ہے۔ ۲) شراب گندی چیز ہے۔ ۳) شراب شیطانی

عمل ہے۔ ۴) شراب نوشی سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ ۵) شراب نوشی کے ساتھ تم کو فلاح میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ ۶) شراب کے ذریعہ شیطان تمہارے آپس میں دشمنی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ۷) شراب کے ذریعہ شیطان تم کو خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اتنے مفاسد اور نقصانات سے آگاہ کرنے کے بعد اب فرماتے ہیں۔۸) فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ سو اب بھی باز آؤ گے۔ ہر مسلمان غور کر سکتا ہے کہ قرآن کی مذکورہ بالا آیتوں سے شراب کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے یا حرام ہونا؟ کیا کسی جائز اور حلال شے سے بھی الگ رہنے اور باز آجانے کی ہدایت کی جاتی ہے؟ کیا قرآن نعوذ باللہ کسی مجنون کا کلام ہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ یعنی فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ کو (سو اب بھی باز آؤ گے) جب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے سنا تو سنتے ہی عرض کیا اِنْتَهَيْنَا یعنی ہم باز آئے اور بخاری

شریف میں یہ بھی روایت ہے کہ اس وقت جتنی شرابیں موجود تھیں سب پھینک دیں اور جن برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں میں شربت رکھنے کو بھی منع فرمادیا تاکہ شراب سے دلوں میں سخت نفرت پیدا ہو جائے۔

بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں شراب کے متعلق لفظ حرام موجود نہیں ہے حالاں کہ جب شراب کے متعلق قرآن میں ۱) ناپاک ہونا۔ ۲) شیطانی عمل ہونا۔ ۳) اِثْمٌ كَبِيْرٌ یعنی گناہ کبیرہ ہونا۔ ۴) بت پرستی کے ساتھ مذکور ہونا۔ ۵) فَاجْتَنِبُوْهُ کے صیغہ امر سے شراب سے بچنے کا حکم فرمانا ثابت ہو چکا تو اب لفظِ حرام کی تلاش محض شیطانی اور نفسانی کجروی اور حیلہ سازی ہے۔ عقلِ سلیم اور طبیعتِ سلیمہ کے لیے زجر اور ممانعت کے اتنے عنوانات کافی وافی ہیں۔

میں ایک روز تلاوت کر رہا تھا کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے لفظ حرام سے شراب کا حرام ہونا ثابت ہونا بھی دل میں القاء ہوا۔ میں نے اپنے چند اہل علم احباب کو جب اس استدلال

کو سنایا تو بہت محظوظ ہوئے۔ وہ استدلال یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا ہے۔

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؎

ترجمہ: آپ فرمادیجیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو اعلانیہ ہیں وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔

اب غور سے سمجھنا چاہیے کہ اس مقدمہ اولیٰ کو باعتبارِ فنِ منطق کے صغریٰ کہتے ہیں۔

اب دوسرا مقدمہ جو دوسری آیت سے ثابت ہے۔ فِیۡهِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ اس کو مقدمہ ثانیہ اور منطق میں کبریٰ کہتے ہیں اب ان دونوں کو ملانے سے نتیجہ باعتبار شکلِ اوّل کے یہ نکلا کہ شراب حَرَّمَ رَبِّیَ کے تحت داخل ہے۔

؎ الاعراف:۳۳

مضمون بالا کو اب آسان زبان میں یوں سمجھیے کہ ایک آیت میں حق تعالیٰ نے وَالْاِثْمَ کو حَرَّمَ رَبِّیَ کے تحت حرام فرمایا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ اور ایک آیت میں شراب کے اندر اِثم کبیر کو ثابت فرمایا قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ[۸] پس جبکہ حق تعالیٰ شانہ نے اثم کو حرام فرمایا ہے تو جس شے کے اندر اِثْمٌ كَبِیْرٌ کا ہونا ارشاد فرمایا ہے اس کی حرمت صراحت کے ساتھ حرمت کبیرہ ثابت ہوتی ہے اور یہ اس قدر واضح استدلال ہے کہ اس میں ذرا بھی خفا نہیں ہے نیز یہ کہ شراب کے متعلق اِثْمٌ كَبِیْرٌ کی تنوین بھی تعظیم کے لیے ہے جس سے شراب کا دیگر تمام بڑے بڑے گناہوں سے سنگین قسم کا گناہ کبیرہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پس جب شراب کی شدتِ حرمت آیات مذکورہ سے ثابت ہے

۸؎ البقرة:۲۱۹

تو پھر اس کی حرمت میں نفسانی تاویلیں کرنا اور حیلہ سازی کرنا سخت خطرناک گناہ ہے یعنی یہ اس قدر شدید قسم کی گستاخی اور نافرمانی ہے جس کے موجبِ کفر ہونے کا خوف ہے کیوں کہ عقائد کا مسئلہ ہے کہ نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور یہاں بھی اس قسم کی لچر تاویلیں شراب کو جائز کرنے کے لیے استعمال کرنا ردالنصوص کے مترادف ہے۔ لہٰذا شراب پینا، پلانا، پلانے میں مددگار بننا، خریدنا اور بیچنا سب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو پناہ میں رکھیں اور ہمارے اوپر حق کو واضح فرمادیں، آمین۔

مسلمانو! آج جو لوگ شراب کو حلال بنانے کی کوشش کررہے ہیں وہ سمجھ لیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اس امر کی پیشن گوئی فرمادی تھی کہ:

لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ[۹]

---

۹ صحیح البخاری:۲/۸۳۷(۵۶۰۹) باب فیمن یستحل الخمر ویسمیہ بغیر اسمہ، المکتبۃ المظہریۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عن قریب میری امّت میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھے گی۔ پس بہت ڈرنے کا مقام ہے۔

قال العارف الرومی رحمۃ اللہ علیہ:

از شراب قہر چوں مستی دہد
نیست ہا را صورت ہستی دہد

حق تعالیٰ ہماری عقول کو شرابِ قہر کی مستی سے محفوظ فرمائیں اور ہمیں صحیح فہم عطا فرمائیں۔

❀❀❀❀

دیدۂ اشک باریدہ

لذتِ قربِ ندامت گریۂ زاری میں ہے
قرب کیا جانے جو دیدۂ اشک باریدہ نہیں

جس کو استغفار کی توفیق حاصل ہوگئی
پھر نہیں جائز یہ کہنا کہ وہ بخشیدہ نہیں

اخترؔ

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا:

۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔
پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔
علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیساکہ بعض اہلِ مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذراسی بھی کم ہو گی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اوراوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ) سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آبھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جبکہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو خود کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بدنظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ و رسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار

۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد

اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰه اَللّٰه پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

❁❁❁❁

بعض لوگ اپنی عقل و فہم سے قرآن پاک میں من مانی تاویلیں کرتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے قرآن پاک کے حرام کردہ واضح احکامات کو بھی جھٹلا دیتے ہیں۔ ایسے ہی گمراہ لوگوں نے قرآن پاک میں شراب کی حرمت سے متعلق بھی شکوک و شبہات پھیلانے کی کوشش کی اور عوام کے ذہنوں میں یہ بات ڈالی کہ قرآن پاک میں شراب کے حرام ہونے کا کہیں ذکر نہیں۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ اوّل حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے شراب کی حرمت کے بارے میں یہی اشکال پیش کیا جس کے جواب میں حضرت نے پوری مبسوط تقریر ارشاد فرمائی جسے عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ضبطِ تحریر فرما کر "قرآن پاک سے شراب کے حرام ہونے کا ثبوت" کے نام سے شائع کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد شراب کے حرام نہ ہونے کے گمراہ کن عقیدے سے متعلق تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

www.khanqah.org

AT022